
غزل
شہزاد قیس

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل

یہ کتاب تقسیم کیجیے

آپ اس ای بک کو بغیر کسی تبدیلی کے بلامعاوضہ تقسیم کر سکتے ہیں اور اپنے بلاگ یا ویب سائٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ دیگر کسی استعمال کے لیے info@SQais.com پر رابطہ فرمائیے۔ شکریہ

Free E-Book

You can freely distribute this E-Book unchanged for non-commercial purposes on any medium. For other usage please contact me at info@SQais.com Thanks.

پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کرسکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹنگ میں کم سے کم کاغذ کا ضیاع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے:

1. اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔
2. سائیڈ سے مارجن ختم کر دیجیے۔
3. پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔ شکریہ

غزل

شہزاد قیسؔ

آن لائن اہتمام

اُردو پبلک لائبریری

www.UrduPublicLibrary.com

ضابطہ

نام کتاب	غزل
شاعر	شہزاد قیسؔ
نظر ثانی	خانم شب زیدی
ناشر	یاسر جواد
پرنٹر	ڈیلٹا فوکس پرنٹرز، لاہور
ڈیزائنر	ریاض رحمان
اولین اشاعت	جولائی 2010ء
موجودہ اشاعت	منگل، 08 مئی، 2018
قیمت	350/- رُوپے
صفحات	108

اِنتساب

نثری نظموں کے خلابازوں کے نام

لاحاصل

گنوا کے لیلیٰ کو کچھ بہترین غزلیں قیسؔ
جو لکھ بھی لیں ہمیں نقصان تو ہُوا پھر بھی

عہدِ مسجود میں قیام غزل

عہدِ مسجود میں قیام غزل
تجھ کو پہنچے مرا سلام غزل

لفظ کو مرتبے پہ رَکھنا ہے
بے مثال عدل کا نظام غزل

شاہ اَپنا قصیدہ آپ پڑھے
پڑھ رہے ہیں سبھی عوام غزل

لفظ متضاد مل کے رہتے ہیں
تین تلواروں کی نیام غزل

بادشاہت کو اِس سے خطرہ ہے
تم سمجھتے ہو جس کو عام غزل

واعظِ شہر گر سمجھ سکتا
دوڑ کر کہتا ، اَلحرام غزل

گنجِ مخفی ہے یہ رِہائی کا
عقل مندوں کی ہے اِمام غزل

سنگِ مرمر کا پھول ، تاج محَل
عشق کا حُسنِ اِہتمام غزل

دار منصور کو چڑھا دو گے !
حشر تک لے گی اِنتقام غزل

حسن کے آسمان ، حکم چلا
لکھ رہا ہے ترا غلام غزل

قیسؔ ! جو یہ غزل پسند کرے
لکھو اُس خوش نظر کے نام غزل!

ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ

ہر ماہ محدود تعداد میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی شاعری یا کتاب دوستوں کی خدمت میں قرعہ اندازی کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ اگر آپ یہ تحفہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ای میل پر رابطہ کیجیے

Gift@SQais.com

اَگرچہ شہر میں کُل سو، پچاس ہوتے ہیں

اَگرچہ شہر میں کُل سو ، پچاس ہوتے ہیں
ذَہین لوگ ترقی کی آس ہوتے ہیں

لکیر کے ہیں فقیر اَوّل آنے والے سبھی
ذَہین بچے ذِرا بدحواس ہوتے ہیں

جو اِن کو کچھ کہے ، خود آشکار ہوتا ہے
ذَہین ، پانی کا آدھا گلاس ہوتے ہیں

''کسی نے کیوں کیا ایسا'' یہ خوب سوچتے ہیں
ذَہین ، پائے کے مردُم شناس ہوتے ہیں

خوشی کو جانتے ہیں غم کا'' حاصلِ ضمنی ''
ذَہین لوگوں کو غم خوب راس ہوتے ہیں

ذَہین ، دُنیا کو ظاہر پرست مانتے ہیں
سو جب ضَروری لگے خوش لباس ہوتے ہیں

یہ سادہ لوح نظر آنے کے بھی ماہر ہیں
ذَہین چہرے بڑے بے قیاس ہوتے ہیں

ذَہین تخت نشینی کا سوچتے بھی نہیں
یہ تخت و تختے کے بس آس پاس ہوتے ہیں

جو اِن کو روندنے جاتا ہے، ڈُوب جاتا ہے
ذَہین، گہرے سمندر پہ گھاس ہوتے ہیں

یہ چونکہ طفل تسلی میں کم ہی آتے ہیں
ذَہین لوگ زِیادہ اُداس ہوتے ہیں

ذَہین، مجنوں بھی بن سکتے ہیں یہ سوچ کے **قیسؔ**
کہ "کر گزرنے" کی مجنوں اَساس ہوتے ہیں

کتاب خریدیئے

آپ میری کتاب لیلیٰ خریدنے کے لیے علم و عرفان پبلشرز۔ 40 الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور تشریف لائیے یا گھر بیٹھے کیش آن ڈیلیوری کے لیے فون آرڈر کریں۔ قیمت 300 روپے بمعہ ڈاک خرچ۔ 144 صفحات۔ 330 گرام

Phone : 0092-42-37232336, 37352332

نوٹ: کچھ آٹو گرافڈ کاپیاں بھی موجود ہیں مگر ان کے لیے جلد آرڈر کیجیے

Buy my book "Laila" Visit Ilm-o-Irfan Publishers, 40-Alhamd Market Urdu Bazaar Lahore - Pakistan, 54000 or Order it on phone for home delivery. 144 Pages, 330 Grams, Price 300 Rs. (Including Postal Expenses(
Phone : 0092-42-37232336, 37352332
Note: For autographed copies order quickly

آنکھ بند کر کے لیجیے وہ کتاب
قیسؔ کا جس پہ نام ہے صاحب

پرانے گھر کو گرایا تو باپ رونے لگا

(باپ کا جذباتی بحران)

پرانے گھر کو گرایا تو باپ رونے لگا
خوشی نے دِل سا دُکھایا تو باپ رونے لگا

جو امی نہ رہیں تو کیا ہُوا کہ ہم سب ہیں
جواب بن نہیں پایا تو باپ رونے لگا

نہ جانے کب سے وُہ نمبر ملا رَہا تھا مرا
کہ جونہی فون اُٹھایا تو باپ رونے لگا

ہزار بار اُسے روکا تھا میں نے سگریٹ سے
جو آج چھین بجھایا تو باپ رونے لگا

کئی عزیزوں کے مرنے پہ باپ رویا نہیں
جو آج نہ رہا تایا تو باپ رونے لگا

اَکیلے پن کے شکنجے میں اِتنا بے بس تھا
گھڑی نے ایک بجایا تو باپ رونے لگا

نہ جانے **قیسؔ** نے کس جذبے سے یہ کیا لکھا
کہ جونہی پڑھ کے سنایا تو باپ رونے لگا

کیا آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں؟

میرا ٹوئٹر اکاؤنٹ بہت زیادہ ایکٹو ہے۔ روزانہ تازہ اشعار کے ساتھ ساتھ مکمل غزلیات بطور الگ الگ اشعار ٹوئٹر پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں تو میرے اس ٹوئٹر ہینڈل سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

[Twitter.com / ShahzadQais](https://Twitter.com/ShahzadQais)

مُرشِدِ رُشد کا کلام غزل

مُرشِدِ رُشد کا کلام غزل
بحرِ عرفانِ جاں کا جام غزل

حُسن کے "دِل" میں حُسن مخفی ہے
غیب کا دیتی ہے پیام غزل

خالقِ حُسن کی نزاکت پر
سوچتے رِہنے کا مقام غزل

"کُن" پہ ہی "واہ واہ" اِتنی ہوئی
روزِ محشر ہُوئی تمام غزل

معنویت کی ساقی ء برتر
کہنہ مشقی کا تازہ جام غزل

شعر دَر شعر بحرِ واحد سے
قصرِ توحید کی غلام غزل

آدمی تو شجر سے اَفضل ہے !
فکرِ منصور کو سلام غزل

روشنی، دِل کے قلب سے پھوٹے
ساقیء حق کا فیض عام غزل

گریۂ نیم شب کی پالنہار
بے رِیا عبد کا قیام غزل

پیرِ رُومی کی اِقتدا میں پڑھی
نیستانوں میں روز شام غزل

سجدے میں جا کے **قیسؔ** نے لکھی
جو رُکوع میں تھے اُن کے نام غزل

ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں میری شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے یہ میری تمام کتب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائلیں موجود ہیں۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔ حسب فرصت ملاحظہ کیجیے۔

لیلیٰ	http://SQais.com/QaisLaila.html
دِسمبر کے بعد بھی	http://SQais.com/QaisDecember.html
تتلیاں	http://SQais.com/QaisTitliyan.html
عید	http://SQais.com/QaisEid.html
غزل	http://SQais.com/QaisGhazal.html
عرفان	http://SQais.com/QaisIrfan.html
انقلاب	http://SQais.com/QaisInqilab.html
وُہ اِتنا دِلکش ہے	http://SQais.com/QaisDilkash.html
نمکیات	http://SQais.com/QaisNamkiyaat.html
نقشِ ہفتم	http://SQais.com/QaisNaqsh.html
اِلہام	http://SQais.com/QaisIlhaam.html
شاعر	http://SQais.com/QaisShayer.html
ایک شعر	http://SQais.com/QaisShair.html
ایک سواسی	http://SQais.com/Qais180.html

چھڑی سے چلنا سکھایا تو باپ رونے لگا

(باپ کا جسمانی بحران: غزل)

چھڑی سے چلنا سکھایا تو باپ رونے لگا
سہارا دے کے بٹھایا تو باپ رونے لگا

یہ رات کھانستے رہتے ہیں کوفت ہوتی ہے
بہو نے سب میں جتایا تو باپ رونے لگا

جوان بیٹے کو دیکھا تو کھکھلا اُٹھا
جب آئینہ نظر آیا تو باپ رونے لگا

اَذان بیٹے کے کانوں میں دے رہا تھا میں
اَذان دیتے جو پایا تو باپ رونے لگا

مریضِ قلب کو گاڑی میں ڈالنے کے لیے
جو رات گود اُٹھایا تو باپ رونے لگا

طبیب کہتا تھا پاگل کو کچھ بھی یاد نہیں
گلے سے میں نے لگایا تو باپ رونے لگا

یہ غالباً میرے اَشکوں کی ٹیس تھی کہ **قیسؔ**
لَحَد میں اُس کو لٹایا تو باپ رونے لگا

اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں یہ شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے اس کتاب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائل موجود ہے۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔

SQais.com / QaisGhazal.html

سُر بھری فاختہ کا نام غزل

سُر بھری فاختہ کا نام غزل
پھول کا سرسری سلام غزل

گُل پہ مصراع اُتارا خوشبو کا
پنکھ پر تتلی کے تمام غزل

بادَلوں نے لکھی ہے رِم جھِم سے
غسل کرتی کلی کے نام غزل

کلمہ پڑھ کر اُترتی کرنوں نے
جھیل پر لکھی نور فام غزل

اَپنی محنت پہ مسکراتا ہے
باغباں کی سنہری شام غزل

مادَرِ عشق ، بنتِ حُسن و جمال
خواہرِ جاں ، دَھڑکتا جام غزل

ایک پنچھی شجر سے پیار کرے
یعنی محسن کا اِحترام غزل

رات ، جگنو ، گلاب ، اَبر ، بہار
دِل ترے ذوق کا غلام غزل

عاشقوں کی دُعائے خمسہ یہی
یار ، تنہائی ، جام ، شام ، غزل

ایک تتلی یوں ہولے ہولے اڑی
جیسے لے جاتی ہے سلام غزل

قیسؔ کو گُل نے مسکرا کے کہا
باغ میں رات دِن قیام غزل

نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں

چونکہ میں اپنی کتب اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہوں اس لیے ہو سکتا ہے اس کتاب کا نیا ایڈیشن آ چکا ہو۔ ابھی اس لنک کے ذریعے نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

SQais.com / QaisGhazal.pdf

نیا زَمانہ جو آیا تو باپ رونے لگا

(باپ کا زَمانی بحران: غزل)

نیا زَمانہ جو آیا تو باپ رونے لگا
پرانا کچھ بھی نہ پایا تو باپ رونے لگا

کل اُس کے دوست کو باہر سے ٹالنے کے بعد
اُسے فقیر بتایا تو باپ رونے لگا

سمجھ میں آئے نہ بوڑھے کے فون کے فیچرز
مذاق میں نے اُڑایا تو باپ رونے لگا

کباڑیئے کو بمشکل بہت سا کاٹھ کباڑ
جو آج بیچ کے آیا تو باپ رونے لگا

کل ایک شہر زَدہ کو میں گاؤں لے کے گیا
جو گاؤں ، گاؤں نہ پایا تو باپ رونے لگا

پرانی چیزوں کی بوسیدہ سی دُکان میں **قیسؔ**
جب آئینہ نظر آیا تو باپ رونے لگا

شاعری کے فلک پہ بام غزل

شاعری کے فلک پہ بام غزل
شعر کا آخری مقام غزل

اَوج ہے بندش و تخیل کی
قافیے کا ہے اِحترام غزل

اِک سمندر کو کوزہ بند کرو
نام تو طے ہے رَکھ دو نام غزل

صِنفِ نازُک ہے اَدبی صنفوں کی
نازُک اَندام ، خوش کلام غزل

آپ،صاحب، حُضُور، قبلہ ،جناب
اُردُو تہذیب کو سلام غزل

قلتِ وَقت بڑھ رہی ہے اور
مختصر بات کی اِمام غزل

ہر غزل پر قصیدہ لکھو **قیسؔ**
اور قصیدے کا اِختتام غزل

حرفِ آخر

جب تلک لکھنے والا زندہ ہے
ہر غزل نا تمام ہے صاحب

میری تمام شاعری ایک دائمی طالب علم کی مسلسل سیکھنے کی جدوجہد ہے۔ اس ضمن میں کسی کلام میں تبدیلی یا منسوخی کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ آپ کسی بھی پہلو میں کوئی نقص یا بہتری کی تجویز رکھتے ہوں تو میں تہہ دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ضرور لکھیے میں حتی الامکان اپنے بیان، اظہار، مطالب اور پیشکش میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

حکیم کو جو دِکھایا تو باپ رونے لگا

(باپ کا مالی بحران: غزل)

حکیم کو جو دِکھایا تو باپ رونے لگا
علاج سستا کرایا تو باپ رونے لگا

ہمیں بنا دِیئے کمرے خود اُس کو ٹی وی پر
مدینہ جب نظر آیا تو باپ رونے لگا

بہن رَوانگی سے پہلے پیار لینے گئی
جو کچھ بھی دے نہیں پایا تو باپ رونے لگا

تمام کمرے تو بچوں میں ہو گئے تقسیم
گلی میں اُس کو سُلایا تو باپ رونے لگا

بٹھا کے رِکشے میں، کل شب رَوانہ کرتے ہُوئے
دِیا جو میں نے کرایہ تو باپ رونے لگا

کیا ہی کیا ہے بھلا آج تک ہمارے لیے
سوال جونہی اُٹھایا تو باپ رونے لگا

دوائی لے کے وُہ آیا تھا اَب بھی یاد ہے قیسؔ
جو مانگا میں نے بقایا تو باپ رونے لگا

پھر آئی سالگرہ لے کے غم جدائی کا

پھر آئی سالگرہ لے کے غم جدائی کا
ذِرا بھی بھر نہ سکا زَخم نارَسائی کا

کسی نے اِتنی مروت سے دی مبارِک باد
کہ کڑوا زَہر لگا ذائقہ مٹھائی کا

تمام سال غمِ جاں کی آبیاری کی
یہ دِن تو آنا تھا پھر فصل کی کٹائی کا

جو جشنِ "سال گرہ" میں مگن ہیں اُن سے کہو
اِک اور "سال گرا" عمر کی چُنائی کا

جب ایک ساتھ سبھی یکساں خوش نظر آئے
ہنسی کا موقع لگا مجھ کو جگ ہنسائی کا

قسم خدا کی مجھے اِتنا دَرد نہ ہوتا
گر اُس کو فائدہ ہو جاتا بے وَفائی کا

جو چند تالیاں سننے کو **قیسؔ** کاٹ دِیا
وُہ دِل کا کیک تھا اِک عمر کی کمائی کا

چار دِن تو خوشی منانی تھی

چار دِن تو خوشی منانی تھی
زِندگی ختم ہو ہی جانی تھی

راجہ ، رانی تو کل کے بچے ہیں
داستاں وَقت سے پرانی تھی

رُوح کا ہم طواف کرتے رہے
جسم ، دَراَصل زِندگانی تھی !

جان کی گر اَمان مل جاتی
اِک غزل کان میں سنانی تھی

مجھ کو پاگل بنا رہے تھے لوگ
میں نے مجنوں کی بات مانی تھی

تُو نے مرہم لگا کے ظلم کیا !
میرے پاس اِک یہی نشانی تھی

قیسؔ گر **میرؔ** سی بھی کہتے غزل
لیلیٰ نے تھوڑی گنگنانی تھی !

فُضول بیٹھ کے صفحات بھرتا رہتا ہُوں

فُضول بیٹھ کے صفحات بھرتا رہتا ہُوں
میں اَپنے آپ کو اِلہام کرتا رہتا ہُوں

اَگر ، مگر ، نہیں ، ہرگز کی کند قینچی سے
اَنوکھے خوابوں کے پَر، شَر کترتا رہتا ہُوں

میں سانس نگری کا بے حد عجیب مالی ہُوں
لگائے پودوں کے بڑھنے سے ڈَر تا رہتا ہُوں

نجانے کس نے اُڑا دی کہ " دِن معین ہے "
یقین مانیے میں روز مرتا رہتا ہُوں

بہت سے شعروں کے آگے لکھا ہے " نامعلوم "
بہت سے شعر میں کہہ کر مکرتا رہتا ہُوں

مرے وُجود کو اَشکوں نے گوندھ رَکھا ہے
ذِرا بھی خشک رَہوں تو بکھرتا رہتا ہُوں

بہت سے کاموں میں خود کار ہو گیا ہُوں **قیسؔ**
میں خود کو کہہ کے "سدھر جا"، سدھرتا رہتا ہُوں

یہ جو اِنسان عام ہے صاحب

یہ جو اِنسان عام ہے صاحب
حُسن والوں کا کام ہے صاحب

اِن کے معصوم رُخ پہ نہ جانا
سادَگی ایک دام ہے صاحب

رُخ بدلنے کے فَن کا اِن کے ہاں
رُوپ سنگھار نام ہے صاحب

اُس پہ لکھتا ہُوں، اُس نے ایسا کہا؟
مینڈکی کو زُکام ہے صاحب

اِنتساب اُس کے نام لکھا مگر
وُہ تو بس اِنتقام ہے صاحب

اَپنی اَوقات سے بڑی شے کی
آرزُو بھی حرام ہے صاحب

حُسن والوں کو چھیڑتے رِہنا
قیسؔ کا تو یہ کام ہے صاحب

کتابیں چاٹنے میں کب کمال ہوتا ہے

کتابیں چاٹنے میں کب کمال ہوتا ہے
جو عشق کرتا ہے وُہ خوش خیال ہوتا ہے

نقاب والیوں کے پیچھے نہ بھٹک لڑکے
کہ باحجاب حسیں ، خال خال ہوتا ہے

بدن شراب میں دُھویا ہُوا طلسمِ خیال
کہ جیسے نیند میں کم سِن غزال ہوتا ہے

جو وَقتِ رُخصتِ محمل ، تھا حال مجنوں کا
کچھ ایسا حال مرا سارا سال ہوتا ہے

وُہ اَپنے عاشقوں کا ، ذِکر چھیڑ دیتے ہیں
مرے فرار کا جب اِحتمال ہوتا ہے

شکار ہونے کی لذت پہ مرتی ہیں شاید
وَگرنہ مچھلیوں کے پاس جال ہوتا ہے

میں اُن کو دیکھتے ہی **قیسؔ** ہوش کھو دُوں گا
کہ پاگلوں پہ سبھی کچھ حلال ہوتا ہے

دوستو! بس یہی کہانی تھی

دوستو ! بس یہی کہانی تھی
میں زَمینی ، وُہ آسمانی تھی

خواب کا بچہ کس گھڑی ٹُوٹا
جب مجھے پنکھڑی چبانی تھی

میں رَواں شعر خوب لکھتا تھا
اُس کی ہر بات میں روانی تھی

اِس لیے کر رہا تھا میرا طواف
اُس نے میری "بَلی" چڑھانی تھی

نام بھی رَب کا لیتا تھا جلاد
اور آنکھوں میں مہربانی تھی

جس جگہ آج کل ہے قبرستان
ایک دیوی کی حکمرانی تھی

تب تمہیں **قیسؔ** کیوں نہ یاد آیا؟
جب جوانی پہ نوجوانی تھی

حُسن کی روشنی جھلملانے لگی

حُسن کی روشنی جھلملانے لگی
ایک لڑکی بہت یاد آنے لگی

واہ چھن چھن پہ کر بیٹھا واحسرتا
وُہ قدم چپکے چپکے اُٹھانے لگی

غور سے میری باتوں کو سننے سمیت
مجھ پہ حربے کئی آزمانے لگی

خوب لکھتے ہیں آپ، اُس نے شب کہہ دِیا
عمر بھر کی کمائی ٹھکانے لگی

چور زُلفوں کے تنکے سے پکڑا گیا
دِل چرا کر وُہ نظریں چرانے لگی

ایک دُنیا کو گڑیا پہ رَشک آ گیا
لیلیٰ سج دَھج کے گڑیا سجانے لگی

وُہ کلی چومنے اِس اَدا سے جھُکی
قیسؔ کو حُسنِ مقطع سکھانے لگی

وُہ مجھ کو سوچ رہی ہو گی ڈَرتا رہتا ہُوں

وُہ مجھ کو سوچ رہی ہو گی ڈَرتا رہتا ہُوں
سو آدھی رات کو اُٹھ کر سنورتا رہتا ہُوں

کسی کے حُسن کا ہے رُعب اِس قَدَر مجھ پر
میں خواب میں بھی گلی سے گزرتا رہتا ہُوں

دُعا کو ہاتھ اُٹھاتا تو اُس پہ حرف آتا
اَبھی تو سستی پہ اِلزام دَھرتا رہتا ہُوں

اُدھورے قصے کئی کاندھا مانگتے ہیں مرا
میں کھنڈرات میں اَکثر ٹھہرتا رہتا ہُوں

عجیب بات ہے عبرانی سیکھنے کے لیے
یہودی لڑکیوں سے عشق کرتا رہتا ہُوں

تمام لوگ مرا آئینہ ہیں ، اُن کے طفیل
میں اَپنی ذات کے اَندر اُترتا رہتا ہُوں

بکھرنا موتیوں کی مالا کا دُرست ہے **قیسؔ**
میں ایک دانہ ہُوں، پھر کیوں بکھرتا رہتا ہُوں

ٹکٹکی پر مری جھنجھلانے لگی

ٹکٹکی پر مری جھنجھلانے لگی
پھر کلائی میں کنگن گھمانے لگی

رات چوما اُسے اور ایسی جگہ
وُہ غزل با وَزَن گنگنانے لگی

موت کے بعد تو حشر تک نیند تھی
آپ کی یاد کیونکر ستانے لگی

من کے مندر میں بھگوان ہنسنے لگے
سندری عشق گیتا سنانے لگی

مورتی بن کے میں اُس کی سنتا رہا
خوب اَندر کی باتیں بتانے لگی

رائیگاں تھا سفر دائروں کا مگر
زِندگی تم سے مل کر ٹھکانے لگی

بھول جانے کا اُس کے وَظیفہ کیا
قیسؔ وُہ دوگنا یاد آنے لگی

اُصول عزیز ہمیں جان سے زِیادہ تھے

اُصول عزیز ہمیں جان سے زِیادہ تھے
کسی زَمانے میں یارو ہم اِتنے سادہ تھے

لباس جو بھی ملا ہے خدا کا شکر کرو
کہ تم تو آئے ہی دُنیا میں بے لبادہ تھے

برا نہ مانیں تو کہیے اِرادہ کیا تھا پھر
اَگر جناب کے سب ظلم بے اِرادہ تھے

پرانے دور کی تاریخ پڑھ کے چونک گیا
کہ اُس زَمانے میں سارے خدا ہی مادہ تھے

ہم اَپنے فقر کا رونا وَہاں پہ کیا روتے
جہاں وَزیر ، شہنشاہ یا پیادہ تھے

اُسے معاف نہ کرتے تو اور کیا کرتے
بقایا عمر سے شکوے کہیں زِیادہ تھے

شکست کھا کے یہ نکتہ سمجھ میں آیا **قیسؔ**
کہ دِل ، دَماغ کی حد سے کہیں کشادہ تھے

ایک دِلدار کی ضَرورَت ہے

ایک دِلدار کی ضَرورَت ہے
ہاں مجھے پیار کی ضَرورَت ہے

ڈُھونڈتی پھر رہی ہے خوشبو بدن
پھول ، مہکار کی ضَرورَت ہے

میں ہَوس پیشہ تو نہیں جاناں
عشق ، فنکار کی ضَرورَت ہے

پیار بُوٹے کی آبیاری کو
روز اِظہار کی ضَرورَت ہے

وَصل سے دُھلتے ہیں گناہ جبھی
شیخ کو چار کی ضَرورَت ہے

آپ گِن گِن کے بوسے دیتے ہیں
ہم کو بھرمار کی ضَرورَت ہے

سر ہلا کر کہا یہ لیلیٰ نے
قیسؔ کو مار کی ضَرورَت ہے

کام غم سے کمال لیتے ہیں

کام غم سے کمال لیتے ہیں
رَنج غزلوں میں ڈھال لیتے ہیں

نام کا بھی نہیں کوئی ہمدرد
اور ہم دَرد پال لیتے ہیں

روز اِک سانحے کی برسی پر
دِل ، لہو میں اُبال لیتے ہیں

کچھ نمک خوار جب دِکھائی دیں
زَخم ، چاقو نکال لیتے ہیں

شاعری یعنی خوش فہم مل کر
خواب میں حصہ ڈال لیتے ہیں

بعض جملوں کے گھاؤ بھرنے میں
تیس ، چالیس سال لیتے ہیں

قیسؔ ہم کیوں کسی کے طعنوں کو
ڈائری میں سنبھال لیتے ہیں

بدن کی ڈور ہِلاتا ہے کون، کیا معلوم

بدن کی ڈور ہِلاتا ہے کون ، کیا معلوم
ہمارے جسم میں بیٹھا ہے کون ، کیا معلوم

ہمیں تو جا بجا شبنم دِکھائی دیتی ہے
فلک پہ شب ڈَھلے روتا ہے کون، کیا معلوم

سنہری تتلیاں منڈلا رِہی ہیں سر پہ مرے
مرے خیال میں آیا ہے کون ، کیا معلوم

اُداس رات ہے پیدائشی پسند ہمیں
ہماری ذات میں رُوٹھا ہے کون ، کیا معلوم

جو جنگ نہ ہو تو سب فوجی ایک جیسے ہیں
جوان کون ہے ، بونا ہے کون ، کیا معلوم

زَمین چلّی ہے ، محور کے گرد گھومتی ہے
اَب اِس کے پاٹ میں پستا ہے کون، کیا معلوم

جہاں کے سامنے پڑھتے ہیں شعر ہم ہی **قیسؔ**
ہمارے کان میں پڑھتا ہے کون ، کیا معلوم

محبت کی پہلی اَذاں بیٹیاں

محبت کی پہلی اَذاں بیٹیاں
عنایاتِ رَب کی ہے جاں بیٹیاں

نبیؐ کو سمجھتے ہو گر خوش نصیب !!
سعادَت کا پھر ہیں نشاں بیٹیاں

وَہاں رَب کی رَحمت گزرتی نہیں
جہاں پر بھریں سسکیاں بیٹیاں

محمدؐ کا پیرو نہ خود کو کہے
ذِرا بھی ہیں جس پہ گراں بیٹیاں

مِرے بیٹے پہ کوئی شکوہ نہیں
ملاتی ہیں پر ہاں میں ہاں بیٹیاں

ہر اِک آنکھ میں اَشک بھرنے لگیں
جنازے پہ نوحہ کناں بیٹیاں

خدا پیار کرتا ہے ماں جیسا قیسؔ
خدا ہی بناتا ہے ماں بیٹیاں

منہ دِکھائی میں لعل لیتے ہیں

منہ دِکھائی میں لعل لیتے ہیں
وَرنہ گھونگھٹ نکال لیتے ہیں

دیکھ کر اُن کو اِنکشاف ہُوا
پھول بھی سر پہ شال لیتے ہیں

وُہ وَہاں سے بدن اُٹھا لائے
ہم جہاں سے خیال لیتے ہیں

یاد بازار میں وُہ جب آئیں
سیب ہم خوب لال لیتے ہیں

اُن سے آنچل بھی کم سنبھلتا ہے
لوگ خود کو سنبھال لیتے ہیں

ایک چومی کلی چرا کے ہم
بوسہ قدرے حلال لیتے ہیں

پڑھنے والے ہیں **قیسؔ** اِتنے شریر
اَپنا مطلب نکال لیتے ہیں

گیسوؤں پر لکھی کتاب ہو تم

گیسوؤں پر لکھی کتاب ہو تم
خالقِ شب کا اِنتساب ہو تم

سجدہ کرنے سے جو گریزاں تھا
اُس کو دنداں شکن جواب ہو تم

رَقص کرتی ہُوئی کنواری کلی
سَر ہِلاتا ہُوا گلاب ہو تم

جام اَنگڑائی دیکھ کر ٹُوٹا
مے کدے میں اُگا شباب ہو تم

لب پہ تازہ لہو ہے، سُرخی نہیں
سب کے دِل چوزے ہیں، عقاب ہو تم

جو تمھیں پا لے اُس پہ رَحمت ہو
باقی سب کے لیے عذاب ہو تم

قیسؔ ہے اِنتخاب لاکھوں کا
قیسؔ کا واحد اِنتخاب ہو تم

جس جگہ بھی حرام چلتا ہے

جس جگہ بھی حرام چلتا ہے
شیخ و واعظ کا کام چلتا ہے

جَب تلک عام لوگ مرتے رہیں
تَب تلک قتلِ عام چلتا ہے

جان چھُوٹی نہ جان جانے سے
جِسم سے اِنتقام چلتا ہے

مَردِ دَرویش گر ٹھہر جائے !
اُس کی جانب مَقام چلتا ہے

جوڑا، بے جوڑ ہو تو پھر صاحب!
عُمر بھر اِختتام چلتا ہے

حُسن کی مے کشی سے کیا نسبت
بوسہ اُڑتا ہے ، جام چلتا ہے

چابی، تالہ عجیب شے ہے **قیسؔ**
کس طرح یہ نظام چلتا ہے

ستارے ہوتے تھے اور اُن پہ غور ہوتا تھا

ستارے ہوتے تھے اور اُن پہ غور ہوتا تھا
ہماری آنکھ میں خوابوں کا شور ہوتا تھا

اے دھان پان سی لڑکی ، ہمارے وَقتوں میں
حسین بازُوؤں میں خاصا زور ہوتا تھا

شریر لڑکو ! ہم اِتنے شریف ہوتے تھے
کسی کو سوچتے تو دِل میں چور ہوتا تھا

دَھنک قبا کوئی گزرا تو دِل کو یاد آیا
کبھی ہمارے گھروں میں بھی مور ہوتا تھا

وُہ مر تو جاتے تھے ، مخمل سفید رکھتے تھے
سلیقہ عشق پرستوں کا اور ہوتا تھا

ہمارے چشمے محبت کی حمد پڑھتے تھے
ہمارے خطّے میں عجمی تلور ہوتا تھا

ہم اَگلی نسل کو کیسے بتا سکیں گے **قیسؔ**
ہمارا دور کتابوں کا دور ہوتا تھا

رُوح میں " جسم " ڈال سکتے ہیں

رُوح میں " جسم " ڈال سکتے ہیں
قبر سے دِل نکال سکتے ہیں

اِک دَرِندہ یہ دیر سے سمجھا
ہم دَرندے بھی پال سکتے ہیں

مرغیوں پر کیوں رَحم کرنے لگے
جب یہ اَنڈا اُبال سکتے ہیں

ہم عداوَت میں بے اُصول نہیں
آپ پگڑی اُچھال سکتے ہیں

غم اَگر دیتا ہے کریم و خبیر
ہم یقینا سنبھال سکتے ہیں

آپ اَگر کھُل کے حُسن دِکھلائیں
ہم غزل میں بھی ڈھال سکتے ہیں

قیسؔ کچھ لوگ اِتنے سُندر ہیں
موت کو ہنس کے ٹال سکتے ہیں

پیار جس کو بگاڑ دیتا ہے

پیار جس کو بگاڑ دیتا ہے
دِل وُہی توڑ تاڑ دیتا ہے

عشق بن اَن گنت سجود و قیام
ایک سجدہ اُجاڑ دیتا ہے

سُرخ آنچل میں لپٹا ایک خیال
دِل میں مضمون گاڑ دیتا ہے

حُسن تو دامنِ پیمبر بھی
پہلی فرصت میں پھاڑ دیتا ہے

سنگ اَسدؔ پہ کوئی اُٹھائے اَگر
اُس کا سر مجنوں پھاڑ دیتا ہے

آئینہ ہے شریف زادہ مگر
حُسن والے بگاڑ دیتا ہے

قیسؔ کے کوچے میں سگِ لیلیٰ
شیر کو بھی لتاڑ دیتا ہے

وَقت کا زَہر کھا لیا جائے

وَقت کا زَہر کھا لیا جائے
خواب قدرے بڑھا لیا جائے

عاشقی واجبِ کِفائی ہے
دار پہ سر سجا لیا جائے

دین کو کفر کی ضرورَت ہے
آخری بت بچا لیا جائے

میں نے سب خواہشوں کو مار دِیا
مجھ کو زِندہ اُٹھا لیا جائے

عدل تو دیکھ بھی نہیں سکتا
رَنج دِل میں دَبا لیا جائے

یاد اُس کی نبھانا جانتی ہے
یاد سے دِل لگا لیا جائے

اِس غزل سے تھا **قیسؔ** کا مقصد
آپ کو کچھ ستا لیا جائے

اور کیا اِنتظام ہے صاحب؟

اور کیا اِنتظام ہے صاحب ؟
صرف مے تو حرام ہے صاحب

چند دِلچسپ نعمتوں کے بغیر
جام بھی کوئی جام ہے صاحب

ڈھانپ کر لاش ، سنتری بولا:
"حُسن والوں کا کام ہے صاحب"

ہاں وُہی جس نے سوچا تاج محَل
وُہ بھی اَپنا غلام ہے صاحب

راستوں کو کوئی عزیز نہیں
عادِلانہ نظام ہے صاحب

خود کشی کے کئی طریقے ہیں
عشق ہی سب سے عام ہے صاحب

آپ کو جو پسند آیا وُہی
قیسؔ کا کُل کلام ہے صاحب

مہکتی خوشیوں کی تعبیر لائے سال نیا

مہکتی خوشیوں کی تعبیر لائے سال نیا
قدم قدم پہ محبت دِکھائے سال نیا

سنہرے نُور کی خوشبو سے صبحیں روشن ہوں
شریر شاموں کے ہمراہ آئے سال نیا

تُو جس کو دیکھ لے وُہ دِل سے تیرا ہو جائے
وِصالِ یار کو ممکن بنائے سال نیا

بہاریں چومیں قدم ، تتلیاں طواف کریں
وَفا کے چاروں طرف گُل کِھلائے سال نیا

اے میرے محرمِ جاں، صیغۂ طلب کے اَمیر
مجھے غلامی میں تیری جھکائے سال نیا

نگاہِ فقر ملے ، دِل ترا ہو قلبِ سلیم
چراغِ نُورِ ہدایت جلائے سال نیا

دُعائے قیسؔ ہے تُو جس کو یہ غزل بھیجے
اُسے بھی اِتنا ہی عمدہ بنائے سال نیا

چاند کے دِل پہ ڈَس رَہا ہو گا

چاند کے دِل پہ ڈَس رَہا ہو گا
سانپ سیڑھی پہ چڑھ چکا ہو گا

مہرے آزاد ہو گئے ہوں گے
چھ ، چھٹی بار آ گیا ہو گا

ہو رہی ہو گی دُہری سُرخ بساط
پنکھا مڑ مڑ کے دیکھتا ہو گا

آ گئی ہو گی باری دُشمن کی
یار تو چال چل چکا ہو گا

چہرے پہ بارہ بج گئے ہوں گے
سخت مشکل میں دَبدبہ ہو گا

چاند سے اَبر ہٹ گئے ہوں گے
جھیل میں عکس ہِل رَہا ہو گا

چڑیا یہ کہہ کے اُڑ گئی شب
قیسؔ
تم تو کہتے تھے معجزہ ہو گا

غرق ہوتی ہُوئی شراب کا دُکھ

غرق ہوتی ہُوئی شراب کا دُکھ
شاخ پر سوکھتے گلاب کا دُکھ

دُکھ ہے رَدّی کتاب کو بھی مگر
آہ ! اِک ان چھَپی کتاب کا دُکھ

وَقت کے زَرد غازے میں ملبوس
ایک ناکام اِنقلاب کا دُکھ

دِن چڑھے اُٹھنے والے کیا جانیں
رات بھر بھیگتے گلاب کا دُکھ

اِک پرانا لباس جانتا ہے
شہر کے سب سے کامیاب کا دُکھ

کاش سب خواب ہوتے ناممکن
آہ ! ممکن ترین خواب کا دُکھ

کچھ سوال اَپنے بھی ہیں رَب سے **قیسؔ**
دیکھیے کس کو ہو حساب کا دُکھ

پنکھڑی دِل کو گدگداتی ہے

پنکھڑی دِل کو گدگداتی ہے
یاد اُس شوخ کی جب آتی ہے

میں رِیاضی پڑھاتا ہُوں اُس کو
وُہ مجھے شاعری پڑھاتی ہے

ناگ اِنسان بننے لگتے ہیں
رات جب بانسری بجاتی ہے

جگنو کونپل پہ نیم خوابیدہ
تنگ راہوں پہ دُھند چھاتی ہے

چاند اِک آنکھ میچ لیتا ہے
جھیل میں داستاں نہاتی ہے

ایک شاعر کے کلمہ پڑھنے سے
بت پرستی فروغ پاتی ہے

غزلیں پڑھتا ہُوں نیچے بیٹھ کے **قیسؔ**
منہ چھپا کر وُہ مسکراتی ہے

حُبّ و محبوب و محبت کا ہے گلدان غزل

حُبّ و محبوب و محبت کا ہے گلدان غزل
دیگر اَصناف ہیں دَرباری تو سلطان غزل

بے وَفا لوگوں کو اَشعار سے چڑ ہوتی ہے
بے وَفا لوگوں کی کرواتی ہے پہچان غزل

کتنی باتیں جو ہم آپس میں نہیں کر سکتے
کہنے سننے کا بنا دیتی ہے اِمکان غزل

نام بھی اِس کا تو باقی ہے غزل کے صدقے
اور واعظ پہ جتاتی نہیں اِحسان غزل

جب کہا آپ نے شیطانی کہاں سے سیکھی
بولے لکھواتا ہے تم کو بھی تو شیطان غزل

سجدہ کر سکتے نہیں یہ بھی بشر، وُہ بھی بشر
اِس لیے لکھتے ہیں اِنسان پہ اِنسان غزل

قیسؔ نے عالمِ حیرانی میں لکھی شاید
پڑھ کے ہو جاتا ہے ہر شخص ہی حیران غزل

دَشت پل بھر میں چھان دیتے ہیں

دَشت پل بھر میں چھان دیتے ہیں
سب سیاسی بیان دیتے ہیں

جب نیا بت تراشتے ہیں لوگ
کان میں ہم اَذان دیتے ہیں

بھوکے ، ننگے ہی اَپنے لیڈر کو
روٹی ، کپڑا ، مکان دیتے ہیں

حکمرانی کا ہے یہ پہلا اُصول
تیر لے کر کمان دیتے ہیں

اَچھی لڑکی ! گلابی اُردُو نہ بول
ہم تلفظ پہ جان دیتے ہیں

ہم پہ مرتی ہے ایک اُستانی
ہم سبق پر دھیان دیتے ہیں

قیسؔ ہم شاعری نہیں کرتے
دَھڑکنوں کو زَبان دیتے ہیں

سخت حیران کر کے چھوڑ گیا

سخت حیران کر کے چھوڑ گیا
پورا کرتے ہی چھَن سے توڑ گیا

کرچیاں جوڑیں تو بنا کچھ اور
وُہ مجھے اِتنا توڑ پھوڑ گیا

یار ! کل شہر میں کچھ ایسا ہُوا
لاش اِحساس کی بھنبھوڑ گیا

ایک ہی موڑ میں مُڑا تھا غلط
اور پھر قبر تک وُہ موڑ گیا

خواب میں سلطنت بنائی تھی
کوئی مجھ کو جگا کے دوڑ گیا

میں تھا تابوت میں پڑا فرعون
زَرد ٹکڑا کمر جھنجھوڑ گیا

دوڑ تھی **قیسؔ** آگے بڑھنے کی
وَقت ہم سب کو پیچھے چھوڑ گیا

نئے خیال مصیبت میں ڈال دیتے ہیں

نئے خیال مصیبت میں ڈال دیتے ہیں
مثال مانگو تو میری مثال دیتے ہیں

کسی کسی سے وُہ کرتے ہیں معذرت دِل سے
ہمارے جیسوں کو تو ہنس کے ٹال دیتے ہیں

سفید مہرہ ہے بہتر سیاہ مہرے سے
ہمیں یہ سوچنے کو پانچ سال دیتے ہیں

جواب ڈُھونڈنے میں ذِہن کھلتا جاتا ہے
عظیم شعر فقط کچھ سوال دیتے ہیں

اَگر کوئی یہ پکارے کہ اَب کہاں شاعر
مرے رَقیب بھی میری مثال دیتے ہیں

یہاں فقیر بھی کاسے بغیر آتا ہے
یہ لوگ کاسے پہ بھی ہاتھ ڈال دیتے ہیں

تم ایک شعر کی چوری پہ چیخ اُٹھے **قیسؔ**
یہ بچہ چھین کے ماں کو نکال دیتے ہیں

زِندگی، آگہی سے مشکل ہے

زِندگی ، آگہی سے مشکل ہے
بندگی ، زِندگی سے مشکل ہے

رَب کا ذاتی مفاد چونکہ نہیں
نوکری ، بندگی سے مشکل ہے

دِل میں رَکھنا ہے دِل کے مالک کو
عاشقی ، نوکری سے مشکل ہے

عشق میں دِل ، دِماغ یکسو ہیں
دِل لگی ، عاشقی سے مشکل ہے

لاکھ بے چینیاں پرونی ہیں
شاعری ، دِل لگی سے مشکل ہے

سخت مشکل ہے موزوں رَکھنا اِسے
دوستی ، شاعری سے مشکل ہے

اَپنے وِجدان کو ہرانا ہے
دُشمنی ، دوستی سے مشکل ہے

اَجنبی بن کے پاس رہنا ہے
بے رُخی ، دُشمنی سے مشکل ہے

دُوسروں کا نوالہ بننا ہے
سادگی ، بے رُخی سے مشکل ہے

علمِ اِسما نے **قیسؔ** سمجھایا
آگہی ، سادگی سے مشکل ہے

ایک روبوٹ پر لگانے کو

ایک روبوٹ پر لگانے کو
پھول بھیجے ہیں کارخانے کو

مستقل ہنستی گڑیا لایا ہُوں
زِندگی کی ہنسی اُڑانے کو

یار اِحسان مند رہتے ہیں
مل گیا ایک اَنار کھانے کو

اُف کسی طور روٹھتی ہی نہیں
میں ترس ہی گیا منانے کو

ہے تو آخر مشین ہی بھیا
کیا کروں اِس کے جھینپ جانے کو

اور سب کچھ ملا لیا ہم نے
رِہ گیا دِل سے دِل ملانے کو

سب طلب اور رَسد کا کھیل ہے **قیسؔ**
کیا کریں تھا یہی بنانے کو

آپ کا شکریہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تہہِ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ اپنے پسندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔ سدا خوش رہیے۔ خدا حافظ

شہزاد قیسؔ۔ لاہور